Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

Intellectual Property Rights of Generative AI in the Light of Islamic Jurisprudence

تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI) کے فکری حقوق: فقہ اسلامی کی روشنی میں

Muhammad Amjad Rizvi
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies
The Imperial College of Business Studies, Lahore
Email: rizvidarulifta@gmail.com

Dr. Muhammad Karim Khan
Associate Professor, The Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
The advent of Generative AI has revolutionized digital creation, enabling machines to autonomously produce complex text, imagery, and code. This unprecedented capability directly challenges traditional Intellectual Property (IP) rights, which are historically predicated exclusively on human intellect. In Islamic jurisprudence (Fiqh), concepts of ownership (Milkiyyah) and intellectual rights (Haqq al-Ibtikar) are deeply intertwined with human effort (Sa'i) and moral responsibility. Consequently, the absence of direct human authorship in AI outputs creates a profound legal vacuum regarding ownership, liability, and copyright allocation. Utilizing an analytical methodology, this research examines whether traditional Islamic legal frameworks can resolve this modern crisis or if they are structurally insufficient. It explores competing ownership claims among programmers, users, and AI entities, while evaluating the ethics of training models on copyrighted data through Shariah principles like public interest (Maslahah). The study concludes that reliance on conventional Fiqhi paradigms is no longer sustainable. Formulating a specialized legal framework for Generative AI is urgently needed to balance technological innovation with the safeguarding of human intellectual rights.

Keywords: Generative AI, Intellectual Property, Islamic Jurisprudence, Fiqh, Milkiyyah, Copyright Law, Artificial Intelligence Ethics, Haqq al-Ibtikar

اکیسویں صدی میں انسانیت نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اس ترقی کی سب سے نمایاں اور جدید ترین شکل "مصنوعی ذہانت" (Artificial Intelligence) اور بالخصوص "تخلیقی مصنوعی ذہانت" (Generative AI) ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اب اس قدر ارتقائی منازل طے کر چکی ہے کہ یہ انسانوں کی طرح خودکار طریقے سے نیا مواد، مضامین، تصاویر، کوڈز اور پیچیدہ آئیڈیاز تخلیق کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگرچہ اس جدت نے انسانی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

ترقی کی رفتار کو کئی گنا بڑھا دیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے بے شمار نئے قانونی اور اخلاقی مسائل کو بھی جنم دیا ہے، جن میں سب سے پیچیدہ اور اہم مسئلہ "فکری حقوق"(Intellectual Property Rights) کے تعین کا ہے۔

اسلام ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات ہے جو ہر دور کے نت نئے مسائل کی رہنمائی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ فکری حقوق کا براہ راست تعلق انسان کی ذہنی کاوش، علم اور محنت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل اور علم کی نعمت سے نواز کر تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے اور اسے فکری صلاحیت عطا کی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا [1]

(ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیئے)

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ علم، شعور اور فکری صلاحیت انسان کا طرہ امتیاز ہے اور انسانی عقل کی تخلیقی حیثیت مسلمہ ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے کسی بھی انسان کی جائز محنت اور فکری کاوش اس کی ملکیت تصور کی جاتی ہے اور شریعت اس کے تحفظ کا حکم دیتی ہے۔ قرآن پاک میں انسانی محنت اور اس کے ثمر کے حوالے سے ایک واضح اور آفاقی اصول بیان کیا گیا ہے:

وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى [2]

(ترجمہ: اور یہ کہ انسان کیلئے وہی ہو گا جس کی اس نے کوشش کی)

یہ آیت اس بات کی مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے کہ جو شخص اپنے ذہن اور عقل کو استعمال کرتے ہوئے کوئی جائز تخلیق کرتا ہے، وہ اس کی محنت کا ثمر ہے اور اس پر اس کا حق ملکیت(Milkiyyah) اور حقِ ابتکار(Right of Innovation) تسلیم کیا جانا چاہیے۔ تخلیقی مصنوعی ذہانت کے دور میں ایک بڑا اخلاقی اور قانونی بحران یہ پیدا ہوا ہے کہ یہ مشینی ماڈلز پہلے سے موجود انسانی تخلیقات اور ڈیٹا بیس کو (اکثر مالکان کی اجازت کے بغیر) استعمال کر کے نیا مواد بناتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کے مال اور حقوق کے تحفظ پر بے حد زور دیا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

"أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ "[3]

(ترجمہ: کسی بھی مسلمان کا مال اس کی دلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے)۔

عصری فقہی اصولوں کے مطابق "فکری حقوق" بھی مال کی ایک قسم (مالِ متقوم) ہیں۔ لہٰذا کسی کی دانشورانہ ملکیت کو اس کی صریح اجازت کے بغیر استعمال کرنا یا AI ماڈلز کو اس پر تربیت دینا اس حدیث کی رو سے ایک سنجیدہ فقہی مسئلہ ہے۔ مزید برآں، شریعت کا ایک بنیادی اور جامع اصول ہے:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

" لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ " (4)

(ترجمہ: نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ دوسروں کو نقصان پہنچاؤ)۔

اگر مصنوعی ذہانت کے ذریعے مصنفین، فنکاروں یا محققین کی فکری چوری کی جائے، ان کے روزگار کو نقصان پہنچایا جائے، یا تخلیق کا حق دار کسی مشین کو قرار دے کر اصل انسانی محنت کو ضائع کیا جائے، تو یہ اس شرعی اصول کی صریح خلاف ورزی ہوگی۔ چونکہ تخلیقی مصنوعی ذہانت کی اپنی کوئی آزاد مرضی، شعور یا قانونی حیثیت نہیں ہے اور نہ ہی یہ شرعی لحاظ سے مکلف (جوابدہ) ہے، اس لیے یہ سوال شدت اختیار کر گیا ہے کہ مشین کے بنائے گئے مواد کا اصل مالک کون ہوگا! سافٹ ویئر بنانے والا پروگرامر، کمانڈ (Prompt) دینے والا صارف، یا وہ ادارہ جس نے اس ماڈل کو فنڈ کیا؟

زیر نظر مقالے کا بنیادی مقصد انہی جدید پیچیدگیوں کو فقہ اسلامی کی روشنی میں پرکھنا ہے۔ یہ تحقیق اس بات کا تنقیدی جائزہ لے گی کہ آیا روایتی قانونی نظام اور کلاسیکی فقہی اصول اس نئے فکری بحران کو حل کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں، یا ہمیں ٹیکنالوجی کی جدت اور انسانی حقوق کے تحفظ کے درمیان ایک متوازن راستہ نکالنے کے لیے، مصنوعی ذہانت کے حوالے سے ایک نئے اور جامع فقہی فریم ورک کی اشد ضرورت ہے۔

اکیسویں صدی کا تکنیکی انقلاب اور مصنوعی ذہانت کا ارتقاء

اکیسویں صدی بلاشبہ سائنسی اور تکنیکی ترقی کی وہ حیرت انگیز صدی ہے جس نے انسانی طرزِ زندگی، مواصلات اور علم و تحقیق کے تمام روایتی پیمانوں کو یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ اس تکنیکی انقلاب کا سب سے نمایاں اور طاقتور مظہر "مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence - AI)" کی صورت میں ہمارے سامنے آیا ہے۔ تاہم، حالیہ برسوں میں مصنوعی ذہانت محض احکامات پر عمل کرنے والی ٹیکنالوجی کی حد سے گزر کر ایک نئے اور حیران کن مرحلے میں داخل ہو چکی ہے، جسے "تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI)" کہا جاتا ہے۔ یہ جدید ترین ٹیکنالوجی اب صرف موجودہ معلومات کا تجزیہ نہیں کرتی، بلکہ خود مختاری کے ساتھ مضامین، کتابیں، تصاویر اور نت نئے افکار تخلیق کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس بے مثال تخلیقی صلاحیت نے جہاں علم اور تخلیق و اختراع کی دنیا میں آسانیاں پیدا کی ہیں، وہیں اس نے عالمی سطح پر ایک انتہائی پیچیدہ قانونی اور فقہی مسئلے کو بھی جنم دیا ہے، جسے بجا طور پر "فکری ملکیت کے حقوق کا ایک نیا بحران" قرار دیا جا سکتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے، فکری ملکیت اور حقِ تصنیف (Copyright) کے مروجہ قوانین اور فقہی اصولوں کی بنیاد ہمیشہ "انسانی کاوش اور عقل" پر رہی ہے۔ لیکن جب ایک مشین یا سافٹ ویئر کسی انسانی مدد کے بغیر (یا محض ایک مختصر اشارے/پرامپٹ کی بنیاد پر) کوئی نیا اور منفرد شاہکار تخلیق کرتا ہے، تو یہ بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تخلیق کا قانونی اور شرعی مالک کون ہے؟ کیا اس کے حقوق اس سافٹ ویئر کو بنانے والی کمپنی کے پاس ہیں؟ اس شخص کے پاس

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

ہیں جس نے مشین کو کمانڈ دی؟ یا یہ تخلیق کسی کی بھی ملکیت نہیں؟

چونکہ ہمارے موجودہ روایتی قوانین اور فکری ملکیت کے مروجہ اصول صرف "انسانی تخلیق کار" کو تسلیم کرتے ہیں، اس لیے تخلیقی مصنوعی ذہانت کی تیز ترین پیش رفت نے ان تمام قوانین کو ایک شدید بحران اور آزمائش سے دوچار کر دیا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ اسی سلگتے ہوئے موضوع اور اس سے پیدا ہونے والے بحران کا علمی، فقہی اور قانونی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس تحقیق میں ہم بیانی اور تجزیاتی طریقہ کار پر انحصار کرتے ہوئے اس بات کی کھوج لگائیں گے کہ تخلیقی مصنوعی ذہانت نے فکری ملکیت کے تصور کو کس طرح متزلزل کیا ہے۔ مزید برآں، ہمارا مقصد یہ جانچنا ہے کہ کیا موجودہ ملکی و بین الاقوامی قوانین اور فقہِ اسلامی کے رائج اصول اس نئے بحران کا حل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، یا پھر ہمیں اس جدید ٹیکنالوجی کی برق رفتاری کو مدنظر رکھتے ہوئے فکری ملکیت کے تحفظ کے لیے ایک بالکل نیا، جامع اور تخصیصی قانونی و فقہی فریم ورک تشکیل دینے کی ضرورت ہے؟

تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI) کا تصوراتی خاکہ

ہم ذیل میں تخلیقی مصنوعی ذہانت کے تصوراتی پہلو پر بات کریں گے جس میں اس کی تعریف، اس کی اقسام اور ان اہم ترین موجودہ پروگرامز اور ٹیکنالوجیز کا تعین کیا جائے گا جو مصنوعی ذہانت کی اس شکل پر انحصار کرتے ہیں۔ اس حصے میں ہم تخلیقی مصنوعی ذہانت کی تعریف کا جائزہ لیں گے، اگرچہ نیا تصور ہونے کی وجہ سے اس کی تعریف بیان کرنا قدرے مشکل ہے اور اس کے بعد ہم ان بنیادوں کو جانیں گے جن پر مصنوعی ذہانت کی یہ نئی ٹیکنالوجی کھڑی ہے۔

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی تعریف

تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI)، مصنوعی ذہانت کی ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جو نہایت تیز اور درست انداز میں مختلف قسم کے مواد مثلاً تصاویر، آوازوں، ویڈیوز یا ڈیٹا کو تیار (Generate) کرنے پر انحصار کرتی ہے۔[5] اس قسم کی ذہانت معلومات تک رسائی اور دیے گئے ٹاسک کو مکمل کرنے کے لیے بنیادی طور پر 'جنریٹو الگورتھم' اور 'ڈیٹا کے بڑے ذخیروں (Big Data)' کو اپنی تکنیکی بنیاد بناتی ہے، اور یہ بالکل اسی انداز میں کام کرتی ہے جو انسانی دماغ کے کام کرنے کے طریقے سے کافی حد تک ملتا جلتا ہے۔ جو چیز اسے عام مصنوعی ذہانت سے ممتاز کرتی ہے (جس کی تعریف برطانوی ریاضی دان 'ایلن ٹیورنگ'[6] نے یوں کی تھی کہ یہ کمپیوٹر کا وہ ذہین رویہ ہے جو اسے انسانی رویوں کی نقل کرنے کے قابل بناتا ہے) وہ یہ ہے کہ تخلیقی مصنوعی ذہانت، دراصل مصنوعی ذہانت کے ارتقاء کا ایک انتہائی جدید مرحلہ ہے۔[7] اس میں معلومات کو محض ایک محدود ڈیٹا بیس سے نکال کر فراہم کرنے کے بجائے، انتہائی بڑے پیمانے پر تلاش، ترتیب اور

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

ڈیٹا کو اکٹھا کر کے معلومات کو از خود 'تخلیق (Create)' کیا جاتا ہے۔"

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی بنیادیں

تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI) کا نظام بنیادی طور پر دو اہم ستونوں پر قائم ہے، جن کے سہارے یہ نئی معلومات پیدا کرتا ہے، سوچنے کے عمل میں انسانی دماغ کا ساتھ دیتا ہے اور اچانک پیش آنے والی صورتحال سے نمٹتا ہے۔ یہ دو بنیادی ستون بگ ڈیٹا (Big Data) اور مشین لرننگ (Machine Learning) ہیں۔

بگ ڈیٹا (Big Data)

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی اصل جڑ اور بنیادی سہارا بگ ڈیٹا ہے۔ بگ ڈیٹا سے مراد معلومات اور اعداد و شمار کا وہ انتہائی ضخیم ذخیرہ ہے جسے روایتی ڈیٹا بیس ٹولز کے ذریعے منتقل کرنا، پروسیس کرنا، ذخیرہ کرنا اور ان کا تجزیہ کرنا ان کے بے پناہ حجم کی وجہ سے ناممکن یا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔[8] اس قسم کے ڈیٹا پر انحصار کی اصل وجہ تخلیقی AI کی وہ خصوصیت ہے جو انسانی ذہن کی طرح کام کرتے ہوئے بالکل نیا مواد تخلیق کرتی ہے۔ یہ ڈیٹا بیس دراصل ایک طرح سے مصنوعی ذہانت کا وہ علمی ذخیرہ ہوتا ہے جو بالعموم تمام AI ٹیکنالوجیز کو اور بالخصوص تخلیقی AI کو کسی بھی دیے گئے کام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے قابل بناتا ہے؛ لہٰذا ڈیٹا کا حجم جتنا زیادہ ہوگا، مصنوعی ذہانت کے جواب کی وسعت اور معیار بھی اتنا ہی بہتر اور وسیع ہوگا۔ یوں بگ ڈیٹا اور تخلیقی AI آپس میں گہرے مربوط ہیں؛ جہاں AI مطلوبہ مواد کی تیاری کے لیے بگ ڈیٹا پر انحصار کرتی ہے، وہیں یہ ضخیم ڈیٹا اپنی پروسیسنگ اور ذخیرہ اندوزی کے لیے عمومی مصنوعی ذہانت (General AI) کا مرہونِ منت ہوتا ہے۔[9]

مشین لرننگ (Machine Learning)

اس کا دوسرا بنیادی ستون مشین لرننگ (Machine Learning) یعنی مشین کو سکھانا ہے۔ اس سے مراد کمپیوٹر الگورتھمز کو اس طرح ڈیزائن کرنا ہے کہ وہ پہلے سے دیے گئے تربیتی ڈیٹا کی بنیاد پر خود کو مسلسل بہتر بناتے رہیں اور نئے حالات و معلومات کا سامنا ہونے پر بھی انسانی ذہن کی طرح درست طریقے سے عمل کر سکیں۔[10] اگر اسے اور بھی آسان اور سلیس الفاظ میں سمجھا جائے تو مشین لرننگ کا مطلب کمپیوٹر کو ماضی کے تجربات اور مشاہدات سے خود بخود سیکھنے کی صلاحیت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ نئی پیش رفتوں کا پہلے سے اندازہ لگا کر بروقت اور درست فیصلے کر سکے۔[11] مشین لرننگ کی سب سے نمایاں اور جدید شکل ڈیپ لرننگ

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

(Deep Learning) کہلاتی ہے۔اس میں پروگرام انسانی دماغ کے اعصابی خلیوں کی نقل کرتے ہوئے ایک مصنوعی اعصابی نیٹ ورک (Artificial Neural Network) تیار کرتے ہیں۔ یہ اعصابی نیٹ ورک مشین کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پیچیدہ اور متنوع ڈیٹا جیسے مختلف زبانیں، آوازیں اور تصاویر کو اس نیٹ ورک سے گزار کر ان کا آسان اور درست تجزیہ کر سکے۔[12]

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی اہم مثالیں

حالیہ چند سالوں میں تخلیقی مصنوعی ذہانت (Generative AI) کی ٹیکنالوجیز حیرت انگیز طور پر تیزی سے پھیلی ہیں، خاص طور پر ایسی جدید ترین مشینوں اور سافٹ ویئرز کے سامنے آنے کے بعد جو اس ٹیکنالوجی پر کام کرتے ہیں۔ عمومی طور پر مصنوعی ذہانت تیار کرنے والی کمپنیوں میں امریکہ کی "اوپن اے آئی " (OpenAI) سب سے زیادہ مشہور کمپنی مانی جاتی ہے، بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ وہ اس میدان میں عالمی سطح پر سرِ فہرست اور پیش پیش ہے؛ جس کا ثبوت یہ ہے کہ دنیا بھر میں معروف AI ٹیکنالوجیز کا ایک بڑا حصہ اسی امریکی کمپنی کی تخلیق ہے۔

چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT)

بگ ڈیٹا کی مدد سے نیا مواد تیار کرنے والے پروگراموں میں سب سے زیادہ نمایاں اور مقبول ترین نام "چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) "کا ہے، جو اب تک کا سب سے مشہور تخلیقی AI چیٹ بوٹ ہے۔ اسے امریکی کمپنی "اوپن اے آئی" نے تیار کیا اور 30 نومبر 2022ء کو عام لوگوں کے سامنے پیش کیا۔[13] یہ پروگرام صارف کی طرف سے پوچھے گئے سوالات اور ہدایات کے مطابق انتہائی تعاملی (Interactive) انداز میں مواد تیار کرتا ہے۔ چاہے معاملہ براہِ راست سوالات کا ہو، تفصیلی مضامین تحریر کرنے کا ہو یا مختلف علوم و شعبوں سے متعلق معلومات کی فراہمی کا، یہ ہر موضوع پر سیکنڈوں میں مواد تیار کر دیتا ہے۔

ڈیل-ای (DALL-E)

تخلیقی AI پروگراموں کی ایک اور زبردست مثال معروف پروگرام "ڈیل-ای (DALL-E) " ہے۔ یہ ایک ایسا پروگرام ہے جو انسانوں کی عام بول چال کی زبان میں لکھی گئی تحریری ہدایات کو پڑھ کر بالکل نئی اور اصل تصاویر اور فن پارے (Artworks) تیار کرتا ہے۔ اسے بھی "چیٹ جی پی ٹی" بنانے والی کمپنی "اوپن اے آئی" نے ہی 5 جنوری 2021ء کو جاری کیا تھا۔[14] اس کا نام مشہور عالمی مصور "سالفادور ڈالی (Salvador Dalí) "اور پکسار کے اینیمیٹڈ روبوٹ "وال-ای (WALL-E) " کے ناموں کو ملا کر رکھا گیا ہے۔ ایک طرح سے یہ پروگرام ایک خودکار سائنسی و ڈیجیٹل مصور ہے جو تخلیقی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

ٹیکنالوجی کے ذریعے جدید اور منفرد تصویری لوحیں پیش کرتا ہے۔

جی پی ٹی-3 (GPT-3) پروگرام

پروگرام "جی پی ٹی-3 (GPT-3) " تخلیقی مصنوعی ذہانت کے انتہائی نمایاں اور قدر آور پروگراموں میں شمار ہوتا ہے۔ اسے امریکی کمپنی "اوپن اے آئی" (OpenAI) نے 2020ء میں تیار کیا تھا۔ یہ پروگرام سیکھنے والے ماڈلز اور ڈیٹا بیس کے ایک انتہائی وسیع نیٹ ورک پر انحصار کرتے ہوئے طلب کے مطابق مختلف شعبوں میں تحریری مواد تیار کرتا ہے۔ یہ پروگرام ادبی تحریر، متن کا ترجمہ، مناظرے، تحقیقی خلاصے تیار کرنے اور سوالات کے جوابات دینے جیسے متعدد کام انجام دے سکتا ہے جو اصل میں خالصتاً انسانی تخلیقی صلاحیتوں سے مربوط سمجھے جاتے ہیں۔[15] سابقہ تخلیقی پروگراموں کی طرح، جی پی ٹی-3 نے بھی 2020ء میں اپنے ظہور کے بعد سے لے کر آج تک شدید قانونی و علمی بحث چھیڑ رکھی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تحریری مواد تخلیق کرنے کی اس کی حیران کن صلاحیت نے یہ فرق کرنا انتہائی دشوار بنا دیا ہے کہ کون سا متن انسان کی خالص فکری صلاحیت کا نتیجہ ہے اور کون سا اس پروگرام نے تیار کیا ہے۔

حالیہ سالوں میں تخلیقی مصنوعی ذہانت کے میدان میں کام کرنے والی کمپنیوں کے درمیان مسابقت انتہائی شدید ہو چکی ہے۔ اگرچہ "اوپن اے آئی " (OpenAI) کی برتری واضح ہے، لیکن دیگر بڑی کمپنیاں بھی اس مقابلے کے میدان میں اتر چکی ہیں۔ مثال کے طور پر، "گوگل (Google) " نے اپنی ذیلی کمپنی "ڈیپ مائنڈ — (DeepMind) "جو پہلی بار 2014ء میں سامنے آئی تھی[16] کے ذریعے مصنوعی ذہانت کے پروگرام تیار کرنا شروع کر دیے ہیں۔ اس کے علاوہ گوگل نے مصنوعی ذہانت کے شعبے میں کام کرنے والی نئی امریکی کمپنی "اینتھروپک (Anthropic) "میں 30 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے، جسے "اوپن اے آئی" کے سابق ملازمین نے قائم کیا ہے۔[17]

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی قانونی نوعیت

تحقیق کے اس دوسرے حصے میں ہم محض قانونی نقطہ نظر سے تخلیقی مصنوعی ذہانت کی نوعیت پر بحث کریں گے۔ اس کے ذریعے ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں گے کہ قانونی فقہ کے مطابق اس نئی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کو کس زمرے میں رکھا جا سکتا ہے، اور کیا اسے موجودہ قوانین خصوصاً کاپی رائٹ اور حقوقِ تصنیف کے قوانین کے تحت لایا جا سکتا ہے یا نہیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی نوعیت پر قانونی و فقہی اختلاف

یہ اعتراف کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ تخلیقی مصنوعی ذہانت کے اس نئے مسئلے پر قانونی فقہاء کی بحث و تمحیص ابھی انتہائی ابتدائی اور محدود مرحلے میں ہے، جس کی بنیادی وجہ اس ٹیکنالوجی کا بالکل نیا ہونا ہے جو صرف حالیہ چند سالوں میں ہی ابھری ہے۔ بیشتر موجودہ مطالعہ جات عمومی مصنوعی ذہانت تک ہی محدود رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم اس موضوع پر اہم ترین فقہی و قانونی موقف پیش کرتے ہیں اور انہیں تخلیقی مصنوعی ذہانت کے نئے مظہر سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پہلا موقف: تخلیقی مصنوعی ذہانت کی قانونی شخصیت کا اعتراف

مصنوعی ذہانت نے ہر شعبے میں اپنے آپ کو اتنی طاقت کے ساتھ منوایا ہے کہ قانون کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اس کی مناسب قانونی حیثیت کے بارے میں ایک واضح اور تسلی بخش جواب فراہم کرے۔ اسی لیے بعض بنیادی فقہی پیش رفتیں سامنے آئیں جنہوں نے اس کی قانونی بنیاد رکھنے کی کوشش کی۔ بعض محققین کا ماننا ہے کہ مصنوعی ذہانت کو اس کے اصل بنانے والے سے الگ ایک مستقل قانونی شخصیت حاصل ہونی چاہیے، اور اس راہ میں کوئی مانع نہیں ہے، بالکل اسی طرح جیسے قانون کسی ایسی معنوی یا اعتباری اکائی (Corporate Entity) کو قانونی شخصیت کا درجہ دیتا ہے جس کا کوئی جسمانی یا حسی وجود نہیں ہوتا۔[18] اس نقطہ نظر کے مطابق، مصنوعی ذہانت اپنے جامع مفہوم میں ان تمام حقوق اور ذمہ داریوں سے مستفید ہو گی جو قانونی شخصیت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ کچھ ماہرین اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر روایتی معنوی شخصیت کے مفہوم سے روبوٹ یا مشین کی "مستقل قانونی شخصیت" کی طرف منتقل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ یہ قانون کا ایک مستقل موضوع بن سکے۔[19] اس آخری رائے کی طرف ہمارا (مصنف کا) بھی میلان ہے۔ تخلیقی مصنوعی ذہانت کے ظہور نے ہمیں ایک ایسی خارق العادہ اور باصلاحیت مشین کے سامنے لا کھڑا کیا ہے جو تمام تخلیقی شعبوں میں نئی چیزیں وضع کرتی ہے، انسانی ذہن کی صلاحیتوں کی نقل کرتی ہے اور اس کا مقابلہ کرتی ہے۔ چنانچہ اگر قانون نے ماضی میں انسانوں یا مالی اثاثوں کے مجموعے کو "اعتباری/معنوی شخصیت" کے نام سے ایک مستقل قانونی وجود تسلیم کیا تھا، تو تخلیقی مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز کے لیے بھی اسی قسم کی شخصیت تسلیم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔

دوسرا موقف: تخلیقی مصنوعی ذہانت کی قانونی شخصیت کا انکار

سابقہ نقطہ نظر کے بالکل برعکس، قانونی فقہاء کا ایک دوسرا مکتبِ فکر عمومی طور پر مصنوعی ذہانت کی قانونی شخصیت کا انکار کرتا ہے، اور اس موقف کے حق میں ان کے پاس متعدد اہم دلائل ہیں۔ ان میں سب سے بنیادی دلیل اس پورے عمل میں انسانی عنصر کی مسلسل اور مستقل موجودگی ہے؛ کیونکہ مشین چاہے باہمی تعامل

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

(Interaction)اور جواب دینے کی کتنی ہی اعلیٰ صلاحیت کیوں نہ حاصل کرلے، وہ انسانی مداخلت سے کبھی آزاد نہیں ہوسکتی۔ انسان ہی نے اسے تخلیق کیا ہے اور وہی اسے مکمل طور پر کنٹرول کرنے اور چلانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔[20]

مزید برآں، مصنوعی ذہانت پر چلنے والی مشینیں اکثر ایک ہی بنیادی پروگرام اور ایک ہی ڈیٹا بیس پر انحصار کرتی ہیں، جس سے یہ معقول اور اہم سوال ابھرتا ہے کہ جب تمام مشینیں ایک ہی پروگرام پر چل رہی ہیں تو پھر ہر مشین کو علیحدہ اور مستقل قانونی شخصیت کیسے دی جاسکتی ہے؟

اس کے علاوہ، مشین کی قانونی شخصیت کو تسلیم کرنا مصنوعی ذہانت تیار کرنے والے افراد اور کمپنیوں کے لیے ایک ایسا بہانہ بن سکتا ہے جسے ڈھال بنا کر وہ اس جدید ٹیکنالوجی کے باعث ہونے والے ممکنہ نقصانات کی قانونی ذمہ داری سے فرار حاصل کرلیں۔ قانونی ماہرین کے ایک بڑے طبقے کا ماننا ہے کہ قانونی ذمہ داری کا اصل سرچشمہ انسان کا "باوعورارادہ (Conscious Will) "ہوتا ہے جو اس کے مادی افعال ورویوں کو کنٹرول کرتا ہے—جبکہ کسی بھی مشین کے اندر ایسی کسی اخلاقی حس، بیداری یا باوعورارادے کا سرے سے وجود ہی نہیں ہوتا۔[21]

اگرچہ اس فقہی و قانونی رجحان کے پاس بعض منطقی دلائل موجود ہیں، لیکن تخلیقی مصنوعی ذہانت کی موجودہ حقیقت ان سے آگے نکل چکی ہے؛ کیونکہ اس دور میں ہم انسان اور مشین کے درمیان ایک شدید اور سخت مقابلے کا سامنا کررہے ہیں۔ بعض تحقیقی مطالعہ جات میں انسان کی قدرتی (حیاتیاتی) ذہانت اور مشین کی مصنوعی ذہانت کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے، جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انسان کی بیولوجیکل ذہانت درپیش مسائل کو سمجھنے اور ان کا حل نکالنے میں مشین پر برتری رکھتی ہے، جبکہ دوسری طرف مشین معلومات کو محفوظ کرنے اور طلب کرنے پر انہیں سیکنڈوں میں سامنے لانے کی رفتار وصلاحیت میں انسان سے کہیں آگے ہے۔[22]

کاپی رائٹ اور ملحقہ حقوق کے قانون کے تحت تخلیقی مصنوعی ذہانت

شروعات میں اس بات کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ کاپی رائٹ اور متعلقہ حقوق سے متعلق (الجزائری) آرڈیننس نمبر 03-05 میں عمومی طور پر مصنوعی ذہانت یا خصوصاً تخلیقی مصنوعی ذہانت کا دور دور تک کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس کی بنیادی اور منطقی وجہ اس قانون کے جاری ہونے کے سال (2003ء) کے مقابلے میں اس ٹیکنالوجی کا بالکل نیا ہونا ہے۔ چنانچہ مطالعہ کے اس حصے میں ہم قانون کے ان احکام ودفعات کا جائزہ لینے کی کوشش کریں گے جو قانوناً تخلیقی مصنوعی ذہانت کے اس مظہر کا کم از کم نسبتی حد تک احاطہ کرسکیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

پہلا: تخلیقی مصنوعی ذہانت کو "معنوی/اعتباری شخص" کے طور پر مصنف کا درجہ دینا

الجزائری قانون ساز بنیادی طور پر کسی بھی تخلیق کار (مصنف) کو ایک "حقیقی شخص/Natural Person) "انسان (تسلیم کرتا ہے؛ کیونکہ کسی بھی فن پارے یا علمی مواد کی تخلیق و تصنیف ایک ذیلی و ذہنی عمل ہے جس کے لیے ان فکری صلاحیتوں کا استعمال ضروری ہے جو دیگر تمام مخلوقات کو چھوڑ کر صرف اور صرف انسان کے پاس ہیں۔ یہ بات کاپی رائٹ قانون (آرڈیننس 03-05) کی دفعہ 12 کی پہلی شق سے واضح ہوتی ہے، جس میں صراحت کی گئی ہے کہ کسی بھی ادبی یا فنی تخلیق کا مصنف وہی حقیقی شخص مان لیا جائے گا جس نے اسے تخلیق کیا ہو۔[23]

یہاں اس بات کی نشان دہی بھی ضروری ہے کہ ایک مصنف کے طور پر انسان (حقیقی شخص) اور مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجیز کے درمیان موازنہ یا قیاس کرنے کی کوشش سرے سے ہی بے سود ہے، کیونکہ دونوں کے درمیان زبردست اور غیر معمولی فرق موجود ہے۔ انسان اپنی نوعیت کی ایک منفرد اور بے مثال مخلوق ہے اور مشین چاہے مصنوعی ذہانت کی کتنی ہی بلندیوں پر کیوں نہ پہنچ جائے، اس کا اصل سرچشمہ اور بنانے والا بہر حال انسان ہی ہے۔

تاہم، اس امکان پر بحث کرنا معقول معلوم ہوتا ہے کہ آیا تخلیقی مصنوعی ذہانت کو ایک "معنوی یا اعتباری شخص (Legal/Corporate Entity) "مان کر اسے مصنف کا درجہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ الجزائری قانون ساز نے کاپی رائٹ آرڈیننس کی دفعہ 12 کی دوسری شق میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ خاص اور مقررہ حالات میں کسی اعتباری/معنوی شخص کو بھی مصنف مانا جاسکتا ہے۔[24] اور یہ حالات وہ ہیں جب کسی تخلیق کا قانونی طریقے سے اعلان کیا جائے یا اسے عوام کی رسائی میں لایا جائے، یا پھر کاپی رائٹ اور ملحقہ حقوق کے قومی ادارے (ONDA) کے پاس کسی اعتباری شخص کے نام سے اس تخلیق کا اندراج کروایا جائے۔[25]

تاہم، قانونی فقہاء کے درمیان اعتباری/معنوی شخص کو سرے سے مصنف کا درجہ دینے کے بارے میں شدید اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ ایک طبقہ اس نقطہ نظر کو مکمل طور پر مسترد کرتا ہے اس دلیل پر کہ تصنیف کا عمل صرف حقیقی شخص (انسان) تک محدود ہے، کیونکہ وہی اعتباری شخص کی جگہ سوچتا اور فکر کرتا ہے۔[26] ان کے نزدیک اعتباری شخص کو مصنف قرار دینا صرف ایک مفروضہ ہے جس کا مقصد محض ایک قانونی چھتری فراہم کرنا ہے تاکہ وہ تخلیق سے حاصل ہونے والی مالی آمدنی پر کنٹرول حاصل کر سکے، خصوصاً ان اجتماعی تخلیقات (Collective Works) کے معاملے میں جن کی تیاری کی اس نے خود درخواست کی ہو۔ فقہاء کے ایک حصے کے مطابق یہ نقطہ نظر "لاطینی-جرمانی" قانونی نظام اپنائے ہوئے ہے جو "اینگلو سیکسن" قوانین سے مختلف ہے۔[27]

اس کے برعکس ایک دوسرا موقف معنوی شخص کو مصنف کا درجہ دینے کو تسلیم کرتا ہے لیکن ایک محدود دائرے میں، جہاں تصنیف کو انسان کا مخصوص عمل مان کر

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

اس کی خصوصیت کا خیال رکھا جاتا ہے۔[28] اس موقف کے مطابق یہ درجہ بنیادی طور پر مصنف کے مالی و مادی حقوق سے مربوط ہے نہ کہ اخلاقی حقوق سے۔ اور ہمارے (مصنف کے) نزدیک یہی رائے انتہائی معقول اور قابل قبول ہے؛ کیونکہ اعتباری شخص کو مصنف قرار دینا ایک حکمی (قانونی) وصف ہے، کوئی حقیقی حقیقت نہیں، اور یہ ایک قانونی تدبیر سے زیادہ کچھ نہیں جسے قانون ساز اعتباری شخص کے مالی حقوق کے تحفظ کے لیے استعمال کرتا ہے، خاص طور پر اگر اس نے تخلیق کا اعلان کیا ہو یا اپنے مالی وسائل فراہم کر کے اسے تیار کروایا ہو۔

دوسرا: تخلیقی مصنوعی ذہانت پر اعتباری/معنوی شخصیت کے احکام کے اطلاق کی دشواری

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی پر ایک مصنف کے طور پر "اعتباری شخص (Legal/Corporate Entity)" کے احکام و قوانین کا قیاس اور اطلاق کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے، اور اس کی درج ذیل اہم وجوہات ہیں:

1. **بنیادی اور واضح فرق**: اعتباری شخص ایک فرضی/قانونی وجود ہوتا ہے جو افراد اور مالی اثاثوں سے مل کر بنتا ہے، اور اپنی مرضی کے اظہار یا نمائندگی کے لیے ہمیشہ انسانوں کا محتاج رہتا ہے۔ اس کے برعکس، تخلیقی مصنوعی ذہانت ایک انتہائی باریک بین اور جدید ٹیکنالوجی ہے جو انسانی مداخلت کے بغیر مستقل طور پر کام کرنے اور نئی چیزیں تخلیق کرنے کی وسیع صلاحیت رکھتی ہے۔
2. **اخلاقی و مالی حقوق کا معاملہ**: تخلیقی مصنوعی ذہانت پر چلنے والی مشین یا پروگرام مادی و مالی حقوق کے ساتھ ساتھ مصنف کے معنوی و اخلاقی حقوق — بالخصوص تخلیق کو اس کے خالق سے منسوب کرنے کا حق — بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس، کوئی اعتباری شخص کسی تخلیقی یا ادبی فن پارے کے اصل انسانی مصنف کا ذکر کیے بغیر ان اخلاقی حقوق پر تنہا قابض نہیں ہو سکتا۔
3. **ٹیکنالوجی کی تیز رفتار پیش رفت**: مصنوعی ذہانت کی تیز رفتار ترقی نے جہاں خود انسان (حقیقی شخص) کو حیرت اور چیلنج میں ڈال رکھا ہے، وہاں اعتباری شخص کی حیثیت تو مصنوعی ذہانت کے مقابلے میں انتہائی ابتدائی اور معمولی معلوم ہوتی ہے۔

ان تمام وجوہات کی بنا پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ تخلیقی مصنوعی ذہانت کی تخلیقات کو "اعتباری شخص" کی چھتری تلے لانا کوئی درست یا پائیدار حل نہیں ہے، بالخصوص جبکہ اعتباری شخص کے تمام امور میں انسانی عنصر کی مداخلت بہت وسیع ہوتی ہے؛ کیونکہ حقیقی شخص ہی اس اعتباری ادارے کے قانونی نمائندے کے طور پر اس کے ارادے کا اظہار کرتا ہے اور دوسروں کے سامنے اس کی نمائندگی کرتا ہے، چاہے قانون فرضاً اس اعتباری شخص کا وجود اس کے نمائندوں سے الگ ہی کیوں نہ تسلیم کرے۔

تخلیقی مصنوعی ذہانت کی مخصوص قانونی نوعیت کا اعتراف کرنے کی ضرورت

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

یورپ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی عدالتوں اور قانونی فقہاء نے ابتدائی طور پر مصنوعی ذہانت کو مصنف کا درجہ دینے کے تصور کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے اس کی دلیل یہ دی کہ مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ مواد میں انسانی عنصر کی مسلسل مداخلت موجود ہوتی ہے، جسے امریکہ میں "انسانی تخلیقیت کا اصول (The Human Authorship Principle)" کہا جاتا ہے۔ اس اصول کو 2018ء میں کیلیفورنیا کی امریکی اپیل کورٹ کے اس فیصلے سے مزید تقویت ملی جو عالمی سطح پر مشہور "ناروتو بندر (Naruto)" کے مقدمے میں سامنے آیا تھا، جہاں عدالت نے انڈونیشیا کے جنگلات میں ایک برطانوی فوٹو گرافر کا کیمرہ چھین کر اپنی سیلفی لینے والے بندر (ناروتو) کو ان تصاویر کے کاپی رائٹ دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔[29]

تاہم، تخلیقی مصنوعی ذہانت کی آمد نے تمام پرانے معیاروں کو الٹ کر رکھ دیا ہے؛ کیونکہ یہ ٹیکنالوجی صرف پہلے سے موجود معلومات کو جوں کا توں پیش کرنے تک محدود نہیں ہے، بلکہ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، یہ مصنوعی اعصابی خلیوں (Artificial Neural Networks) کے ذریعے ڈیٹا کو جمع، تجزیہ اور ترتیب دے کر بالکل نئے افکار و نظریات تخلیق کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ چنانچہ اب یہ انتہائی ضروری ہو چکا ہے کہ ہم اعتباری شخصیت کے پرانے قوانین کو زبردستی مسلط کرنے کے بجائے، اس ٹیکنالوجی کی مخصوص نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تخلیقی مصنوعی ذہانت کی ایک مستقل اور مخصوص قانونی حیثیت (Sui Generis Legal Entity) کا اعتراف کریں۔

خاتمۃ البحث

اس مطالعہ کے ذریعے سامنے آنے والے حقائق و نتائج کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسانی ذہن کی نقل و محاکات میں تخلیقی مصنوعی ذہانت نے جس حیرت انگیز حد تک ترقی کر لی ہے، اس کے بعد اب یہ ایک مسلّمہ اور غیر متزلزل حقیقت بن چکی ہے، اور اسے تسلیم کرنے یا نہ کرنے سے متعلق بحث کا دور اب گزر چکا ہے۔ لہٰذا اب ایک ایسے قانونی فریم ورک کی تلاش ضروری ہے جو اس کے امور کی تنظیم کرے اور اس کے اور خالص انسانی تخلیق کے درمیان واضح حدود و فاصلے متعین کرے۔

مزید برآں، مصنوعی ذہانت کے اس مظہر پر قانونی و فقہی نظریات کی کشمکش ابھی تک ابتدائی "حیرت اور صدمے" کے مرحلے سے باہر نہیں نکل سکی ہے، جس کا اندازہ اس محتاط اور اندیشہ ہائے دور دراز پر مبنی رویے سے لگایا جا سکتا ہے جو اس شعبے کے بیشتر مطالعہ جات پر چھایا ہوا ہے۔ ان تمام تحریروں کی بنیادی توجہ مصنوعی ذہانت کو انسانیت کے لیے ایک منڈلاتا ہوا خطرہ مان کر اس سے تحفظ حاصل کرنے پر مرکوز ہے، اور شاید تخلیقی مصنوعی ذہانت کی تکنیک کا بالکل نیا ہونا اس تحفظاتی

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

رویے کا جواز پیش کرتا ہے۔

علاوہ ازیں، کاپی رائٹ اور حقوقِ تصنیف کے موجودہ قانونی نصوص — خصوصاً الجزائر میں — تخلیقی مصنوعی ذہانت کے اس ٹیکنالوجیکل انقلابی مظہر کو قابو میں لانے اور اس پر لاگو ہونے کے لیے ناکافی ہیں؛ نہ تو اسے ایک حقیقی شخص (انسان) کی طرح مصنف کا درجہ دے کر اور نہ ہی اعتباری شخص کی چھتری تلے لا کر ان قوانین کو لاگو کیا جا سکتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

اوپر ذکر کردہ نتائج کی روشنی میں درج ذیل تجاویز پیش کی جا سکتی ہیں تاکہ تخلیقی مصنوعی ذہانت کے میدان میں قانونی و علمی نقطہ نظر کو واضح کرنے کی ایک شروعات ہو سکے:

1. **مخصوص قانونی نص کی تدوین**: عمومی اور تخلیقی دونوں قسم کی مصنوعی ذہانت کے لیے ایک جامع اور مخصوص قانونی متن تیار کیا جائے، جس میں اس کا مفہوم، اقسام، اس کے تخلیق کاروں کے حقوق اور اس کی قانونی شخصیت کو تکنیکی اور قانونی ماہرین کی باہمی مدد سے واضح طور پر بیان کیا جائے۔
2. **محتاط رویے سے کھلے ذہن کی طرف منتقلی**: تخلیقی مصنوعی ذہانت کے ساتھ حد سے زیادہ محتاط اور خوفزدہ رویہ اپنانے کے بجائے ایک کھلے اور مثبت رویے کی طرف منتقل ہوا جائے، اور اسے انسانی فکری برتری کا ہی ایک ثمر مانتے ہوئے انسان کی فکری و علمی تخلیقات کو مزید ترقی دینے کے لیے استعمال کیا جائے، بغیر کسی ایسے تصادم میں پڑے جسے ہم مشین اور اس کے تخلیق کار کے درمیان ایک مصنوعی اور خود ساختہ تصادم سمجھتے ہیں۔
3. **جدید قانونی و تکنیکی طریقہ کار کی ایجاد**: تخلیق کاروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے ایسے قانونی اور تکنیکی میکانزم تشکیل دیے جائیں جو کسی نظریے کو تخلیق کرنے میں انسان کی خالص ذاتی کوشش اور تخلیقی مصنوعی ذہانت کی تکنیک کے ذریعے مشین کی مداخلت کے درمیان واضح تفریق کر سکیں۔

اس تحقیق کے اختتام پر ہم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس موضوع پر تحقیق و تفتیش کے دروازے مسلسل کھلے رہیں گے؛ کیونکہ یہ قانونی اور ٹیکنالوجیکل دونوں میدانوں میں ایک بالکل نیا اور ابھرتا ہوا موضوع ہے، اور اس شعبے میں موجود قانونی خلا ہمیں اس پر مزید تحقیق اور باریک بینی سے غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ مزید برآں، ایک مظہر کے طور پر تخلیقی مصنوعی ذہانت ہمیں براہ راست متاثر کرتی ہے اور انسانی تخلیقیت کی حریف بن کر سامنے آئی ہے، لہٰذا اس سے صحیح اور متوازن طریقے سے نمٹنے کے لیے اس کی گہری اور صحیح معرفت حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

حوالہ جات

[1] البقرۃ2:31

[2] النجم53:39

[3] مسند احمد، اول مسند المبصرین، حدیث عم ابی حرۃ الرقاشی عن عمہ، رقم الحدیث:20695

[4] سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب من بنی فی حقہ مایضر بجارہ، رقم الحدیث:2341

[5] George Lawton, what is generative AI ? everything you need to know, article published in TechTarget web site, visited on 30 may 2023, 19 :46, link: https://www.techtarget.com/searchenterpriseai/definition/generative-AI

[6] آلن ٹورنگ (Alan Turing) ایک برطانوی ریاضی دان ہیں جنہیں مصنوعی ذہانت (AI) کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے؛ وہ 1912ء میں پیدا ہوئے اور 1954ء میں ان کا انتقال ہوا۔

[7] **Ahmed Hamza Mansour.** "The Problem of Patenting Medicines Produced Through Artificial Intelligence Programs." Journal of Sharia and Law, Faculty of Sharia and Law, Al-Azhar University, no. 41 (April 2023): 1132.

[8] **Fatiha Melyani and Rachid Sefahlou.** "Big Data: Opportunities, Challenges and Fields of Application." Journal of Quantitative and Qualitative Research in Economic and Administrative Sciences 1, no. 2 (December 2019): 65.

[9] **Marina Stankovic, Aminata Amadou Garba, and Nikola Naftenov.** Emerging Technology Trends: Artificial Intelligence and Big Data for Development 4.0. Geneva, Switzerland: International Telecommunication Union (ITU), 2021, p. 5.

[10] Milad Wazan. Machine Learning and Data Science: Fundamentals, Concepts, Tools, and Algorithms. Translated by Alaa Taimeh. N.p., n.d., p. 140.

[11] Muhammad Lahlah. Introduction to Artificial Intelligence and Machine Learning. 1st ed. Jordan: Hsoub Academy Publications, 2020, p. 65

[12] Nermeen Majdi. Artificial Intelligence and Machine Learning. Introductory Booklets Series, No. 3. Abu Dhabi, United Arab Emirates: Arab Monetary Fund, 2020, p. 7.

[13] Bernard Marr. "A Short History of ChatGPT: How We Got to Where We Are Today." Forbes, May 19, 2023. Accessed June 1, 2023.

[14] Sébastien Gavois and Marc Rees. "DALL-E 2 Generates Images from Text: A Stunning Result, Legal Challenges." Next Inpact, April 8, 2022. Accessed June 20, 2023.

[15] Rajat Panchotia. "What Is GPT-3 and Why It Is Revolutionizing Artificial Intelligence?" Analytics Vidhya, February 16, 2023. Accessed June 7, 2023.

[16] Richard Waters and Madhumita Murgia. "How Will Google Solve Its AI Conundrum?" Financial Times, January 26, 2023. Accessed June 7, 2023.

[17] "Competition Intensifies Between 'Google' and 'Microsoft'... Search Giant Invests $300 Million in an AI Company." An-Nahar, February 4, 2023. Accessed June 7, 2023.

[18] Fouzia Amrouche. "Author's Rights in Light of Artificial Intelligence.", Special Issue: Proceedings of the International Symposium "Artificial Intelligence: A New Challenge for Law?" November 2018, p. 176.

[19] Alain Bensoussan. Advocacy for Robot Law: From Legal Entity to Robot Person.La Lettre des Juristes d'Affaires (LJA), no. 1134, October 28, 2013.

[20] Amrouche, "Author's Rights in Light of Artificial Intelligence," 177.

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 10 | October 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
October 31, 2026

[21] Dane Leigh Gogoshin, Robot responsibility and moral community, frontiers in robotics and IA journal, Northen Illinois university USA, Volume 8, Novembre 2021.

[22] J. E. Hans Korteling, Romy Blankendaal, Gillian Christine van de Boer-Visschedijk, Rudy Christiaan Boonekamp, and A. R. Eikelboom. "Human-versus Artificial Intelligence." Frontiers in Artificial Intelligence 4 (March 2021): 6.

[23] Article 12, Ordinance No. 03-05 of July 19, 2003, On Author's Rights and Neighboring Rights, Official Gazette of the People's Democratic Republic of Algeria, no. 44 (July 23, 2003): 5.

[24] Article 12, Paragraph 2, Ordinance No. 03-05 of July 19, 2003, On Author's Rights and Neighboring Rights, Official Gazette of the People's Democratic Republic of Algeria, no. 44 (July 23, 2003): 5.

[25] Article 13, Ordinance No. 03-05 of July 19, 2003, On Author's Rights and Neighboring Rights, Official Gazette of the People's Democratic Republic of Algeria, no. 44 (July 23, 2003): 5.

[26] Abdullah Mabrouk Al-Najjar. Al-Haqq al-Adabi li-l-Mu'allif fi al-Fiqh al-Islami wa al-Qanun al-Muqaran [The Moral Right of the Author in Islamic Jurisprudence and Comparative Law]. 1st ed. Riyadh, Saudi Arabia: Dar Al-Marikh Publishing, 2000, p. 184.

[27] Muhammad Sami Abdel Sadek. Al-Wajiz fi Huquq al-Milkiyya al-Fikriyya [Summary of Intellectual Property Rights]. Cairo, Egypt, n.d., p. 65.

[28] Ammar Abbas Al-Husseini. "Issues and Hypotheses Regarding the Extent to Which a Legal Entity Acquires Authorship Status in the Digital Realm: A Comparative Study in Light of Comparative Legislation Challenges." Faculty of Law, Al-Mustaqbal University, April 5, 2019. Accessed June 15, 2023.

[29] Ryan Abbott. "The Artificial Inventor Project." WIPO Magazine, December 2019. Accessed June 19, 2023.

CC BY